Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹۸۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۸ شعبان ۱۳۹۹ھ ؛ ۱۴ وفا ۱۳۵۸ ہش ؛ ۱۴ جولائی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۱۱ جولائی کی اطلاع مظہر ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری اور بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

داخلہ جامعہ احمدیہ

میٹرک کے نتائج نکل چکے ہیں۔ جو طلبہ امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں اور خدمتِ سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں اور انہیں دینی تعلیم کے حصول کا شوق بھی ہو وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اگست ۱۹۷۹ء صبح ۱۰ بجے سے جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ وکالت دیوان میں انٹرویو دینے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پہنچ جاویں۔

شرائط: میٹرک II ڈویژن پاس ہوں۔ ایف۔ اے کے طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ عمر ۱۷ سال ہو۔ پاسپورٹ سائز کے چار ٹوپی والے فوٹو اور میٹرک یا ایف اے کی سند کی ۲ عدد فوٹو سٹیٹ درخواست فارم کے ساتھ منسلک کریں۔

داخلہ کا فارم اور پراسپیکٹس دفتر جامعہ سے حاصل کریں یا بذریعہ ڈاک منگوا لیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

داخلہ دارالحمد۔ لاہور

دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سکونت کی اجازت کے لئے نئے یا پرانے ساکنین کی طرف سے ۱۵ اگست ۱۹۷۹ء تک مقررہ فارموں پر درخواستیں خاکسار کو پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست فارم دارالحمد سے طلب کئے جا سکتے ہیں فیصلہ کی اطلاع یکم ستمبر ۱۹۷۹ء تک متعلقہ احباب کو دیدی جائے گی۔ یہ اجازت صرف ۳۰ جون ۱۹۸۰ء تک کے لئے ہی ہوگی۔

خاکسار چوہدری غلام رسول
دارالحمد 134-A
نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں ہے

خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے حصہ پاؤ

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ (لقمان آیت ۷)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو (اپنا وقت یونہی ضائع کر کے) کھیل تماشہ کی باتیں لیتے رہتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکیں اور اس (یعنی اللہ کے راستہ) کو ہنسی کے قابل چیز بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہوگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا

(احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۴۲۱ مصری)

ترجمہ:۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل خدا تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کا اوقات پر ادا کرنا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"أَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَا يُضَاعُ۔" (براہین احمدیہ ہر چہار حصہ)

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اس لئے آیا ہوں اور مجھے خدا نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔۔۔۔۔۔۔

اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعدائے دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے۔ ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔" (برکات الدعا صفحہ ۳۶-۳۷)

"یہ بھی سچی بات ہے کہ تصنیفات کے لئے جب تک صحت اور فراغت نہ ہو یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خدا کا فضل ان لوگوں ہی کو ملتا ہے جن سے وہ کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ پھر ان کو یہ سب سامان جو تصنیف کے لئے ضروری ہوتے ہیں یکجا جمع کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

دراصل انحطاط کا زمانہ ۳۰ سال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کسی نے کہا زمانہ شباب تیس سال تک ہے اور یہ بھی اس صورت میں کہ قویٰ مضبوط اور تندرست ہوں۔ ورنہ بعض تو اوائل ہی میں "شبہ بالشیوخ" رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ر شعبان ۱۳۹۹ھ
۱۴ر وفا ۱۳۵۸ ہش
۱۴ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُولُوا الْاَلْبَاب میں شمولیّت کا شرف حاصل کرنے کا طریق

اللہ تعالیٰ کے احکام اور اُس کے رسولوں کا انکار کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے اور اس کے رسولوں کا انکار کر کے اپنی خواہشات کی پیروی میں لگے رہتے ہیں ان کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اُنہیں خدا تعالیٰ اِس دُنیا میں ہی پکڑتا ہے اور مبتلائے عذاب کر کے انہیں ان کے بُرے اعمال اور بُرے کرتوتوں کی سزا اس دُنیا میں ہی دیتا ہے پھر یہ سزا یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اگلے جہان میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب مقدّر ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس بہت بڑے جرم اور اس کی دُہری سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ ۝ (الطلاق آیات ۹ تا ۱۱)

ترجمہ:۔ اور بہت سی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم کا اور رسولوں کا انکار کیا۔ اِس پر ہم نے ان سے بڑی سختی سے حساب لیا اور ان پر بہت بڑا عذاب نازل کیا اور انہوں نے (اِسی دُنیا میں) اپنے کئے کی سزا بھگت لی اور ان کا انجام گھاٹا ہی نکلا۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے (آخرت میں بھی) سخت عذاب مقرر کیا ہے۔

جو لوگ اپنے رب کے حکم کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آتے ہیں وہ ان لوگوں کی نسبت جو خدا کے حکم اور اُس کے رسولوں کا انکار کر دیتے ہیں امن میں ہوتے ہیں لیکن کُلّی طور پر امن میں وہ اُس وقت آتے ہیں جب وہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بھی بجا لاتے ہیں۔ اگر وہ قبول کرنے اور ایمان لانے کے بعد بھی اعمالِ صالحہ نہ بجا لائیں اور اپنی خواہشات کی پیروی میں ہی لگے رہیں تو گو وہ زبانی اقرار کی رُو سے منکروں میں تو شامل نہیں ہوں گے لیکن اپنے عمل سے وہ یہ ظاہر کر رہے ہوں گے کہ انہیں نہ خدائی احکام کی پرواہ ہے اور نہ رسولوں کی پیروی اور اتباع کی حاجت۔ یہ حالت بجائے خود عملی انکار کے مترادف ہوتی ہے اور اس کا انجام بھی کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ انجام اُنہی کا اچھا ہوتا ہے اور وہی عذاب سے محفوظ اور حقیقی طور پر امن میں ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور اپنے افضال و انعامات کا مورد بناتا ہے اور پھر اگلے جہان میں بھی انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام اور رسولوں کے زبانی اور عملی انکار کے دُہرے عذاب اور بُرے انجام سے خبردار کرنے کے بعد اگلی ہی آیات میں مومنوں کو ایمان کی قدر کرنے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ (الطلاق آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ پس اے مومنوں میں سے عقلمندو! (اپنے زبانی اقرار کو ہی کافی نہ سمجھو بلکہ) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اتارا ہے جو تم کو اللہ کی ایسی آیات سُناتا ہے جو (ہر نیکی اور بدی کو) کھول دیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن لوگ جو اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ اندھیروں میں سے (باقی ص۸ پر)

تجھے تیری قسم صُورت کوئی آسان پیدا کر

کسی پر جان دینا ہے تو پہلے جان پیدا کر
پھر اُس میں جذبۂ ایثار اور ایمان پیدا کر

پتنگا بے محابا شمع پر گر گر کے جلتا ہے
تُو عاشق ہے تو راہِ عشق میں یہ شان پیدا کر

خدا سے لَو لگا پھر دیکھ ہوتی ہیں وفائیں کیا
بُتوں کو چھوڑ، دل میں اُلفتِ رحمان پیدا کر

ترا کیا حشر ہو گا حشر میں کچھ سوچ اے بُت گر
ملے گا حکم جب تجھ کو، بُتوں میں جان پیدا کر

اُٹھ اے مسلم تُو اُٹھ کر دعوۃ و تبلیغ سے اپنی
جہاں میں چار سُو کوئی نیا طوفان پیدا کر

نہیں تقلیدِ اعمیٰ مومنانہ شان کے شایاں
کھرے کھوٹے کی تُو خود جانچ اور پہچان پیدا کر

تری صُحبت سے ہو یزداں شناسی غیر کو حاصل
عبودیّت کا پہلے خود تُو وہ عرفان پیدا کر

اگر ہونا ہے شامل جہاں نثارانِ مسیحا میں
بلالی صبر، فقر و حکمتِ سلمانؓ پیدا کر

سہارا غیر کا لینا گوارا ہی نہ ہو تجھ کو
وہ غیرت وہ حیا وہ تمکنت وہ آن پیدا کر

کسی حالت میں بھی غیروں کے آگے ہاتھ مت پھیلا
خود اپنی سربلندی کے نئے سامان پیدا کر

تصوّر سے ہی جس کے قیصر و کسریٰ لرزتے تھے
وہی عظمت وہی سطوت وہ عزّ و شان پیدا کر

بڑی زرخیز و بابرکت ہے پاکستان کی مٹی
اُسی سے اپنی گندم اپنا دھن اور دھان پیدا کر

الٰہی یا الٰہی سب پہ کر فضل و کرم اپنا
تُو جلد اب غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر

یہ تیری دید اے حُسنِ ازل مشکل ہے کیوں اتنی
تجھے تیری قسم صورت کوئی آسان پیدا کر

(محمّد صدّیق امرتسری ۔۔۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سابق مبلغ افریقہ و امریکہ

قرآن کریم اور دیگر کتب سماویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا مدعی نبوت جو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اور اس کی طرف وہ باتیں منسوب کرتا ہے جو اس نے نہیں کہیں۔ وہ نہ صرف اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوتا بلکہ وہ خدائے قہار کی گرفت سے بھی نہیں بچ سکتا۔ اور وہ نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کی مدد نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی اسے دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا ہے تو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اسے نصیب ہوتی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اور مخالفین کا کوئی حربہ اور تدبیر اس کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہوتی۔ باوجود ظاہری کمزوری، بے کسی اور بے بسی کے وہ اور اس کے ساتھی ہی کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔

اس مسلمہ معیار پر اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پرکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ واقعی خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ آپ یکہ و تنہا تھے کوئی دنیاوی جاہ و حشمت۔ طاقت و دبدبہ۔ حکومت و اقتدار اور مال و دولت آپ کے پاس نہ تھی۔ پھر مخالفت کی بھی انتہا تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کامیاب و کامران ہوئے، آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچی۔ آپ کے ماننے والوں پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ آپ کے دلی محبوں کا گروہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور یہ آپ کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں باقاعدگی سے چندہ دینے والے بہت کم لوگ تھے۔ گو بعض احباب نے اپنا سب کچھ اشاعت اسلام کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ لیکن پھر بھی لنگر خانہ کے اخراجات چلانے کے لئے بعض اوقات حضور کو قرض لینا پڑتا یا اپنے گھر کی بعض اشیاء فروخت کرنی پڑتی تھیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

"مجھے یاد ہے جب لنگر خانہ کا خرچ بڑھا اور کثرت سے قادیان میں مہمان آنے شروع ہو گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر یہ فکر پیدا ہوئی کہ اب ان اخراجات کے پورا ہونے کی کیا صورت ہوگی.... ایک دن آپ نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے۔ کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی پیسہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے۔ تو اس وقت آپ مسکرا رہے تھے۔ واپس آنے کے بعد آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے۔ اور دروازہ سے فرمایا کہ انسان باوجود روزانہ کے متواتر نشانات دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لے لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر خانہ کے لئے روپیہ نہیں۔ اب کہیں سے قرضہ لینا پڑے گا۔ مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آ کر اسے کھولا۔ تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم حصہ دوم ص۳۴۲)

اس واقعہ سے گو اس امر کا اظہار ضرور ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح مشکل اوقات میں خود بخود بموجب الہام

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متولی اور متکفل ہوتا تھا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافی مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ اور سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے کتب کی طباعت و اشاعت میں تاخیر ہو جاتی اور لنگر خانہ کے اخراجات کو پورا کرتے میں دقت پیش آ جاتی۔ تاہم یہ سب مشکلات وقتی تھیں۔ اور آپ کی زندگی میں ہی یہ نظارہ بھی سامنے آ گیا جس کا اظہار آپ نے اپنے عربی شعر میں یوں فرمایا ہے ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ أُكُلِي
وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي

کہ ایک وقت تھا کہ دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے میری غذا تھی، لیکن اب میں (خدا تعالیٰ کے فضل سے) گروہوں کو کھانا کھلانے والا بن گیا ہوں۔

زمانہ گزرتا گیا اور خدا تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کے نفوس میں برکت کے ساتھ ساتھ ان کے اموال میں بھی غیر معمولی برکت ڈالتا چلا گیا۔ اب حالت یہ ہے کہ آپ کا جانشین، اور خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اگر اسلام کی اشاعت کے لئے نصرت جہاں سکیم کے تحت ۲۲ لاکھ روپے کی رقم کا مطالبہ کرتا ہے تو جانثاران احمدیت اپنے پیارے امام کے سامنے ۳۲ لاکھ روپے کے وعدے پیش کر دیتے ہیں۔ اگر ان سے "صد سالہ جوبلی فنڈ" کے نام سے دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو یہ دلدادگان دین اسلام جذبۂ ایثار و قربانی میں پانچ کروڑ روپے سے بھی زائد کی نذر اپنے آقا کے حضور گزارتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بکثرت ایسے احمدی موجود ہیں جو لنگر خانہ کا سارا خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے بھی تجاوز کر رہی ہے۔ اور ایک ایک پیسہ تو کیا ایک ایک لاکھ روپیہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اشاعت اسلام کے لئے پیش ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں احمدی مل جائیں گے

سچے وعدوں والے پیارے خدا نے اپنے مسیح اور مہدی سے جو یہ فرمایا تھا۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

کہ وہ لوگ تیری مدد کریں گے
جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے

(تذکرہ ص۶۱۷)

وہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا۔

پھر بادشاہوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنے اور آپ کے کپڑوں سے ان کے برکت پانے کا جہاں تک تعلق ہے وہ وعدہ آئندہ زمانہ میں جب عظیم الشان طریق پر پورا ہوگا۔ تو دنیا دیکھ لے گی۔ مگر اس کی ایک جھلک تو ہم نے اس زمانے میں بھی دیکھ لی۔ الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے مرحوم جو مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا کے گورنر جنرل تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا ایک ٹکڑا منگوا کر اس سے برکت حاصل کرنے کا فخر حاصل کیا۔

غرضیکہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی گزشتہ ۹۰ سالہ تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ امر ایک واضح حقیقت بن کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے اپنے مبعوث کردہ مسیح اور مہدی کی جماعت کو ایسی غیر معمولی کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازا کہ اب اس حقیقت کو آپ کے اشد ترین دشمن بھی تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے

مولوی ظفر علی خان صاحب نے اپنے اخبار "زمیندار" میں ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارے میں لکھا:

"یہ ایک تناور درخت ہو چکا ہے جس کی شاخیں ایک طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی (نعوذ باللہ ناقل) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں۔"

اگر آپ (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتے اور اپنے وحی و الہام میں جھوٹے ہوتے تو حسب وعدہ خداوندی وہ جھوٹوں کو کامیاب نہیں کرتا اور انہیں ذلت اور رسوائی نصیب ہوتی ہے۔ آپ خود بھی تباہ ہوجاتے۔ اور آپ کا سلسلہ بھی ملیامیٹ ہوجاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اردو اشعار میں کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار

(درثمین)

پھر آپ اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"کون اس کو قبول کرسکتا ہے کہ وہ پاک ذات جس کے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو بہت جلد کھاتی رہی ہے۔ اس نے عرصہ تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے جس کی نظیر دنیا کے صفحہ پر مل ہی نہیں سکتی۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ یعنی اس سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھے بے شک مفتری خدا تعالےٰ کی لعنت کے نیچے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والا جلد مارا جاتا ہے۔ سو ایک تقویٰ شعار آدمی کے لئے یہ کافی تھا کہ خدا نے مجھے مفتریوں کی طرح ہلاک نہیں کیا بلکہ میرے ظاہر اور باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جن کو میں شمار نہیں کرسکتا۔ میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعویٰ کیا۔ اور اب میں بوڑھا ہوگیا۔ اور ابتداء دعوے پر بیس برس سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھ سے چھوٹے تھے فوت ہوگئے اور مجھے اس نے عمر دراز بخشی۔ اور ہر ایک مشکل میں میرا متکفل اور متولی رہا۔ پس کیا ان لوگوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں کہ جو خدا تعالےٰ پر افترا باندھتے ہیں۔"

(انجام آتھم ص ۵۰)

پھر ۱۹۳۴ء میں ایک جماعت سیاسی اغراض کے حصول کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر میدان میں آئی۔ اور اس وقت کی انگریز حکومت بھی اس کی پشت پناہ تھی۔ اس نے پنجاب میں جماعت کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان برپا کردیا۔ اور اس کے لیڈر نے نہایت ہی تعلّی کے ساتھ کہا۔

"مسیح کی بھیڑو تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے۔ یہ بھیڑیا ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا ہے۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری جون ۱۹۴۱ء پبلشرز ہندوستانی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور ص ۳۹)

پھر ۱۹۳۵ء میں سیالکوٹ میں یہاں تک کہہ گئے۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(ایضاً ص ۱۰۱)

مگر یہ بھی جس حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

غرضکہ جتنے منہ اتنی باتیں ہر ایک گروہ نے یہی کوشش کی کہ اس جماعت کو جسے خدائی ہاتھ نے قائم کیا تھا اسے مٹانے اور تباہ کرنے کا فخر اسے ہی حاصل ہو۔ اس غرض کے لئے کفر کے فتوے تیار کئے گئے۔ احمدیوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ انکا بائیکاٹ کیا گیا۔ پانی بند کیا گیا۔ ان کے مردوں کو قبرستانوں میں دفن ہونے سے روکا گیا۔ بلکہ بعض مُردے قبروں سے اکھاڑ پھینکے گئے۔ اور بعض احمدیوں کو نہایت بے دردی سے شہید کردیا گیا۔ غرضکہ کوئی بھی ایسا حربہ نہ تھا جو کہ پہلے زمانوں میں مخالفین حق نے سچوں کے مقابلہ کے لئے استعمال کیا ہو اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے خلاف آزمایا نہ گیا ہو۔ مگر دشمنوں کے یہ سب حربے جماعت کے لئے کھاد کا کام دیتے رہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے مخالفت کے شدید طوفانوں کے باوجود جماعت احمدیہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہی اور دشمنان احمدیت جو کو اس جماعت کو تتر بتر کرنے اور انکی تباہی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ خود تتر بتر ہوگئے۔ ان کی سب تعلیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اور سوائے ناکامی اور نامرادی کے ان کے حصہ میں کچھ نہ آیا۔ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت کے مقابل مخالفین کی ناکامی کا اعتراف دشمنان احمدیت نے خود کیا ہے۔ چنانچہ حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر فیصل آباد لکھتے ہیں:۔

"مولوی ثناء اللہ، علامہ اقبال قاضی سید سلیمان منصور پوری مولانا سید انور شاہ صاحب مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی۔ سید نذیر احمد صاحب دہلوی رحمہم اللہ و نوّر مرقدہم ایسے بیسیوں بزرگ ہیں جنہوں نے قادیانیت کی مخالفت کو اپنی زندگی کے اہم مقاصد میں شامل کیا ..... تاہم اس صورت حال کا ایک دوسرا رُخ بھی ہے کہ قادیانی جماعت ان تمام مخالفتوں کے علی الرغم بڑھتی چلی گئی۔ اور آج مخالفت کے جتنے طوفان اٹھے۔ ان کی لہریں تو آہستہ آہستہ دبتی ابھرتی رہیں۔ مگر یہ گروہ پھیلتا چلا گیا۔"

(المنبر ۱۱ اگست ۱۹۵۵ء)

پھر لکھا:۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔"

(المنبر ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واشگاف الفاظ میں اپنے تمام مخالفین و معاندین کو پہلے سے یہ بتادیا تھا کہ

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ..... اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہوجائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعائیں نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا .... خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں۔ اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو تمہارا یہ کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۹)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۷۶ سال پہلے — ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء

سرزمینِ کابل میں حضرت سیّد عبداللطیف رضی اللہ عنہ کی دردناک شہادت

"اے عبداللطیف تجھ پر ہزاروں رحمتیں کہ تُونے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا" (حضرت مسیح موعودؑ)

احمدیت کی روشن تاریخ جابجا خون کے سرخ چھینٹوں سے لالہ زار نظر آتی ہے اس سنہری تاریخ کا جو پہلا صفحہ خون سے زیر بتر ہوا اس پر حضرت مولانا سید عبداللطیف شاہزادہ خوست کا نام نامی درج ہے جن کو آج سے ۷۶ سال قبل کابل کی سرزمین میں والیٔ افغانستان امیر حبیب اللہ کے حکم سے احمدی ہونے کے جرم میں کھلے میدان میں سنگسار کر کے شہید کر دیا گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف افغانستان کے چوٹی کے عالم تھے۔ والیٔ افغانستان امیر حبیب اللہ آپ کا خصوصی مدّاح اور مرید تھا۔ امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی کے وقت حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اس کی دستاربندی فرمائی تھی۔ آپ نہایت امیر کبیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور کابل کے نواح میں آپ کی ہزاروں ایکڑ اراضی تھی۔ آپ نہ صرف عظیم مذہبی مرتبہ کے مالک تھے بلکہ سیاسی طور پر آپ ایک اہم مقام کے مالک تھے اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان حدِ فاصل مشہور ڈیورنڈ لائن کے تعین کے وقت انگریز افسر سر ڈیورنڈ کے ہمراہ افغانستان کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھیجا گیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید ۱۹۰۲ء کے اخیر میں حج بیت اللہ کے ارادے سے اپنے وطن سے روانہ ہوئے امیر حبیب اللہ خاں نے انعام و اکرام دیکر رخصت کیا۔ آپ لاہور پہنچے تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قادیان کا پتہ چلا اور حق کی متلاشی یہ پیاسی روح کشاں کشاں گویا کچے دھاگے سے بندھی حضرت مسیح موعودؑ کے در پر آ پہنچی۔ مسیح وقت کی شناخت کا مرتبہ حاصل کیا اور حج کا سفر آئندہ سال پر ملتوی کر کے قادیان میں ہی رک گئے۔ آپ نے قریباً تین ماہ تک قادیان میں قیام کیا اور مسیح وقت کی مجلس عرفان سے جھولیاں بھر کے واپس پلٹے۔

آگے بڑھنے سے قبل مختصراً بیان کرنا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدائے ماموریت میں الہام ہوا تھا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ یعنی دو بکرے ذبح کئے جائیں گے۔ یہ الہام پہلے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت اور دوسری دفعہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت سے پورا ہوا۔ خود حضرت صاحبزادہ صاحب صاحبِ رؤیاء و کشوف بزرگ تھے۔ آپ کو کئی دفعہ الہام ہوا کہ "سر بدہ" یعنی سر دے دو۔

آپ کی شہادت کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں بڑی تفصیل سے رقم فرمائے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رخصت ہو کر واپس وطن پلٹے اور اپنے وطن میں داخل ہونے سے پہلے انگریزی عملداری کے علاقے سے امیر کابل حبیب اللہ خان کو ایک خط روانہ کیا جس میں اس عظیم الشان روحانی انقلاب کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات میں ہو چکا تھا اور بتایا کہ چونکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہو گئی تھی اس لئے انہوں نے امسال حج پر جانا ملتوی کر دیا تھا۔ اس خط کا جواب نہ آنے پر دوسرا خط لکھا۔ اس پر امیر حبیب اللہ نے کمال عیاری سے صاحبزادہ صاحب کو لکھا کہ آپ بلاخطر چلے آئیں۔ اگر یہ دعویٰ جس پر آپ ایمان لائے ہیں سچا ہوگا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔

صاحبزادہ صاحب کی گرفتاری

اس حکمت عملی سے امیر کابل نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو افغانستان بلایا اور دربار میں آتے ہی ان سے نہایت سختی سے پیش آیا اور مسیح پاکؑ کے اس شیدائی کی فوری گرفتاری کا حکم دیا اور حکم دیا کہ ان کو زنجیر غراغراب لگا دو۔ یہ زنجیر ایک من چوبیس سیر کی ہوتی تھی اور گردن سے کمر تک لگائی جاتی تھی۔ اس میں ہتھکڑی بھی شامل تھی

اس کے بعد سچائی کے اس متوالے کے متعلق حکم دیا کہ انہیں آٹھ سیر وزنی بیڑیاں بھی پاؤں میں پہنائی جائیں اور ان کو اس قلعے میں قید کر دیا جہاں خود امیر رہتا تھا۔ اس چار ماہ کے عرصہ میں ہر ظلم صاحبزادہ صاحب پر روا رکھا گیا اور امیر کی طرف سے متواتر تنبیہہ کی جاتی رہی کہ جونہی احمدیت سے تائب ہو جاؤ گے اسی دن رہا کر کے تمام سابقہ اعزازات بحال کر دوں گا۔ مگر مسیح محمدی کے اس عاشق کی جبیں پر کبھی شکن تک نہ آئی اور وہ پورے عزم و ہمت سے ایمان کی مستحکم چٹان پر ڈٹے رہے۔

یاد رہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت امیر کبیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور شہزادہ عبداللطیف کہلاتے تھے اور انہوں نے قید تو کجا اس سے پہلے پچاس سال کے لگ بھگ کی زندگی میں کبھی سختی کا منہ بھی نہ دیکھا تھا۔ مگر آفرین ہے اس شہزادے پر کہ کانٹوں کے بستر پر بھی اس کے ایمان میں رائی برابر کا فرق نہ پڑا اور وہ بار بار کہتے رہے کہ میں حق کو نہیں چھوڑوں گا۔

چار ماہ کے بعد شہید مرحوم کو امیر حبیب اللہ نے اپنے دربار میں بلایا تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولویوں کو چیلنج کیا کہ وہ ان سے ان کے عقائد کی صداقت پر بحث کریں۔ چنانچہ شاہی مسجد کے امام اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے۔ مباحثہ تحریری تھا جو کہ صبح سات بجے سے سہ پہر تین بجے تک جاری رہا اور عصر کے وقت کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا اور کسی کو آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ اس مباحثہ میں کیا کہا گیا۔ گویا یہ تو علماء کی ایک خفیہ کمیٹی تھی جس کا اجلاس بند کمرے میں ہوا اور جس کی کارروائی آج تک عوام کے سامنے نہیں لائی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان (امیر کابل) کی خدمت میں نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا۔ یہ صداقت اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی ردّ نہ کر سکے" (تذکرۃ الشہادتین)

> "اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے"
> (المصلح الموعودؓ)

اور لطف یہ کہ خود امیر اس مباحثہ کے وقت موجود نہ تھا اور نہ ہی اس نے مباحثہ کی تفصیل معلوم کرنے کی زحمت گوارا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں مزید رقم فرمایا کہ:۔

"اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ (یعنی امیر کابل خود) ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہیے یہ تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویوں کے مقابل پر مغلوب ہو گیا" (تذکرۃ الشہادتین)

چنانچہ یہ فتویٰ پاس ہونے کے بعد امیر کابل نے ایک دفعہ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب کو طلب کیا اور اپنے عقائد سے توبہ کرنے کو کہا مگر صاحبزادہ مرحوم نے بڑی سختی اور شدت سے انکار کیا اس پر امیر حبیب اللہ نے اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کرنے کے بعد لکھا کہ ایسے شخص کی سزا سنگسار کرنا ہے

شہادت کا المناک واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد کے واقعات بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"تب وہ فتویٰ اخوند زادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے اور رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈالی گئی۔ تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے اور ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں، مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے یہ دردناک نظارہ دیکھتے ہوئے مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کردے تو اب بھی تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے جواب دیا نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں۔ جس کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا..... تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلا دیں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو کاری زخم لگا اور گردن جھک گئی۔ پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو.....

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے" (تذکرۃ الشہادتین)

حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک مخلص مرید نے ان جسد خاکی کافی دیر کے بعد ان کے گاؤں سید گاہ لے جا کر دفن کر دیا جس پر بعد ازاں خوبصورت مقبرہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ ان کے مزار پر اطلاع پانے کے بعد ہزاروں ہزار لوگ ان کے روضہ کی زیارت کو آنے لگے اس پر حکومت کو تشویش ہوئی۔ چنانچہ بعد ازاں حکومت کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا تابوت فوج کی حفاظت میں اس جگہ سے نکال کر کسی نامعلوم مقام پر دفن کر دیا گیا اس طرح خدائی مصلحت نے حضرت شہید کی قبر کو شرک کی آماجگاہ بننے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

ہر خوشی کے موقعہ پر خانہ خدا کی یاد

بفضل خدا جماعت احمدیہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی سکیم بابت تعمیر مساجد کے تحت ہر خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا کو یاد رکھنے کی قابل قدر مثالیں مشاہدہ میں آتی ہیں۔ چنانچہ محترمہ صادقہ فرحت صاحبہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

"میرے خالہ زاد بھائی عزیزم سہیل احمد ابن مکرم کرنل محمد سعید صاحب نے کینیڈا میں ملازمت ملنے کے بعد پہلی تنخواہ ملنے پر تعمیر مساجد کے لئے تین صد روپے ارسال کئے ہیں" فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم سہیل احمد صاحب کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

جائزہ شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ

دوسری سہ ماہی میں کل ۸۰ لجنات کی طرف سے کام کی رپورٹ ملی ہے جن میں ۲۰ لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے ماہوار رپورٹ تو ملی ہے مگر شعبہ تعلیم کے سلسلہ میں کوئی کام نہیں ہوا۔

بعض لجنات ایسی ہیں جو سہ ماہی یا ششماہی رپورٹ ارسال کرتی ہیں مثلاً لجنہ جمال پور اور منگلا ڈیم۔ اس سے باقاعدگی کے نمبر کٹ جاتے ہیں۔

تین ماہ کے کام کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات

ربوہ۔ ککی نو۔ سرگودھا۔ کوٹ عبدالمالک۔ چونڈہ۔ لاہور۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ محمد آباد۔ گوجرانوالہ۔ قیادت ۴ اور قیادت ۵ کراچی۔

دو ماہ کے کام کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات

احمد نگر۔ چنیوٹ۔ بھیرہ۔ چک ۹ پنیار۔ منگلا ڈیم۔ بھابڑہ۔ بھکہ سرگودھا۔ لودھراں۔ شیخوپورہ۔ بھوڑو چک ۱۸۔ سانگھڑ۔ جیکب آباد۔ قمر آباد۔ بشیر آباد حیدر آباد۔ نور نگر فارم۔ کراچی قیادت ۱، ۳، ۶۔

ایک ماہ کی رپورٹ بھجوانے والی لجنات

چک ۴۳۳ ج۔ ب فیصل آباد، گجرات، سعد اللہ پور، خوشاب، چک ۲۳ سرگودھا چک ۸۸ شمالی، سلانوالی، چک ۴۹ جنوبی، چک ۳۲۔ چک ۷۹ شمالی سرگودھا چک ۱۵۲ شمالی، بستی جمال والہ۔ چک ۳۳۳ ۵۔ ای۔ بی۔ مانگٹ اونچے، ساہیوال سانگلہ ہل۔ بدوملہی۔ ڈسکہ کوٹ، قلعہ کالر والہ۔ کوٹ آغا خان، پھوڑ چک، راولپنڈی آنبہ، ڈیرہ غازیخان، سکھر، انور آباد، جمال پور، کنری، محمود آباد۔

دوسری سہ ماہی کا نمایاں نتیجہ یہ ہے

شہری لجنات: اوّل ربوہ۔ دوم کراچی قیادت ۴۔ سوم کراچی قیادت ۵۔
قصباتی لجنات۔ اوّل کوٹ عبدالمالک فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ دوم چونڈہ۔ سوم بدوملہی
دیہاتی لجنات۔ اوّل ککی نو۔ دوم بشیر آباد۔ سوم چک ۹ پنیار سرگودھا

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم ملک بشیر احمد صاحب چکوال کی بیگم صاحبہ ٹانگ میں درد کی وجہ سے چند دن سے علیل ہیں۔ انہیں بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے مکرم ملک صاحب موصوف قارئین کرام الفضل سے اس دعا کے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ ضلع قصور کے ماہانہ اجلاس میں یہ خبر انتہائی رنج و الم کے ساتھ سنی گئی کہ محترم ملک منور احمد صاحب جاوید سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی والدہ محترمہ یکم وفا ۱۳۵۸ھش مطابق یکم جولائی ۱۹۷۹ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم تمام ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع قصور ملک صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ملک صاحب اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

(عبدالعزیز خان معتمد ضلع قصور)

قائدین اضلاع! اجتماع خدام و اطفال ۱۹ تا ۲۱ اکتوبر میں تمام مجالس کی نمائندگی کے لئے تحریک فرماویں
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۷۰
مَیں مشہود احمد ولد محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{9}$ ۸۰ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/۔ روپے ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد مشہود احمد

گواہ شد میاں بشیر احمد ولد خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب صدر موصیان جماعتِ احمدیہ کوئٹہ وصیت نمبر ۴۶۶۴۔

گواہ شد روشن الدین احمد ولد چوہدری فتح محمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کوئٹہ۔ وصیت نمبر ۵۰۵۱۔

مسل نمبر ۲۴۱۷۱
مَیں فضل محمد امین ولد جمال الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرخان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{9}$ ۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت ۸۰۰/۔ روپے ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد فضل محمد امین

گواہ شد حبیب اللہ ولد محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ گوجرخان۔

گواہ شد ڈاکٹر عبد الرحیم ولد خواجہ عبد الصمد صاحب۔ رحیم ہسپتال جی۔ ٹی۔ روڈ گوجرخان۔

حل شدہ پرچے

قائدینِ کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

اداریہ
(بقیہ صفحہ ۲)

نکل کر نور میں آجاتے ہیں۔ اور جو بھی اللہ پر ایمان لائے اور اس کے مطابق عمل کرے وہ اُس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کو بڑی پسندیدہ روزی عطا فرمائی ہے۔

اِن جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ کے حکم اور رسولوں کا انکار کرنے والے تو خطرہ میں ہوتے ہی ہیں کیونکہ ان کے سروں پر دُہری گرفت اور دُہرے عذاب کا خطرہ منڈلا رہا ہوتا ہے وہ مومن بھی کچھ کم خطرے میں نہیں ہوتے ہیں جو اللہ کے حکم کو قبول کر کے رسولوں پر ایمان تو لے آتے ہیں لیکن اس کے عملی تقاضوں کو پورا نہ کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے غافل رہتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑے شرف سے محروم کر لیتے ہیں بلکہ وہ اِس امر کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے عملی کے اندھیروں میں سے نکال کر نور میں لانا چاہتا ہے وہ اندھیروں میں ہی پڑے رہنے کو ترجیح دے رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ ایمان لانے کے باوجود ابھی اولوا الالباب میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ جبھی تو وہ یہ خطرہ مول لے رہے ہوتے ہیں کہ اپنے آپ کو اِس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رزق اور اگلے جہان میں جنّت سے محروم کر لیں۔

عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ایمان لانے والے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ شرف کی قدر کریں، اس کے احکام کو سر آنکھوں پر رکھیں اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں تا وہ خدائی گرفت سے پورے طور پر محفوظ ہو کر دونوں جہانوں میں جنّت کے وارث اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رزق کے وارث قرار پائیں۔ جو مومن ایسا کرتے ہیں وہی اولوا الالباب میں شمولیت کے شرف سے نوازے جاتے ہیں۔

ربوہ میں ایم۔ اے عربی و ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم۔ اے عربی و ایم۔ ایس سی فزکس میں داخلہ شروع ہے جو ۱۵ جولائی تک جاری رہے گا۔

احمدی طلباء کو تحریک کی جاتی ہے کہ اُن میں سے جنہوں نے اِن دو مضامین میں سے کسی میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنی ہو وہ مرکزِ سلسلہ میں ہی حاصل کریں تا دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تربیت و تعلیم بھی حاصل ہوتی رہے اور وہ مرکز کی دینی و روحانی برکات سے بھی مستفیض ہو سکیں۔

بالخصوص امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز اور زندگی بخش خطبات و ملفوظات کو براہِ راست سُن کر ان کے ایمانوں میں جِلا پیدا ہو۔

ایم۔ اے عربی میں طالبات کے لئے باپردہ تدریس کا انتظام ہے۔ داخلہ لینے والے طلباء فوراً مع ضروری سرٹیفکیٹ ربوہ پہنچ جائیں۔

(ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

۱۔ برادرم محمد صدیق کو میعادی بخار ہے علاج شروع ہے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ برادرم محمد صدیق کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (اللہ بخش سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کوٹ تارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایکسین مظفر گڑھ کی بچی بہاولپور میں گزشتہ بیس دن سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں ـ کینیا کے چیف قاضی کا فتویٰ

احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے رسالہ العصر سے ایک اقتباس

برّاعظم افریقہ کے ملک کینیا کے چیف قاضی شیخ عباداللہ صالح فارسی نے یسوع مسیح (علیہ السلام) کی وفات کے بارے میں اپنا فیصلہ (فتویٰ) دیا ہے۔ ان سے ممباسہ کے ایک سُنّی مسلمان مسٹر اسماعیل عبداللہ نے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا خدا کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں؟

فاضل چیف قاضی صاحب نے انجمن حمایت اسلام نیروبی کے زیر اہتمام سواحیلی زبان میں شائع ہونے والے ایک سہ ماہی جریدے میں اس سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے لکھا:۔

"یہ یقین کرنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) وفات پا چکے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴، اور سورۃ انبیاء آیت ۳۴ میں وضاحت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو لفظ اِنّی مُتَوَفِّیْکَ استعمال کیا گیا ہے اس کا ترجمہ کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی بات صحیح البخاری کے تیسرے باب صفحہ ۷۹ پر بھی لکھی ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی موقف تھا جیسا کہ مجمع البحار الانوار جلد اوّل صفحہ ۲۸۶ پر تحریر ہے۔ اس کے علاوہ امام محمد الغزالیؒ نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے جو کہ ان کی کتاب نادرۃ فی القرآن کے صفحہ ۳۷، اور ۴۴ پر مذکور ہے۔

قرآن کریم نے جس بات کا انکار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی وفات صلیب پر ہوئی۔ وہ صلیبی موت کا دکھ اٹھانے سے بچ گئے تھے"

اس جریدے کے ایڈیٹر کینیا کے سابق چیف قاضی شیخ محمد قاسم مزروعی ہیں۔ اس جریدے کا نام "صَوتِ یا حقّی" (سچائی کی آواز) ہے اور یہ ممباسہ سے شائع ہوتا ہے۔ معزز چیف قاضی صاحب کا یہ فتویٰ رسالہ کے اکتوبر ۱۹۷۶ء کے شمارہ کے صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے۔

یہ تفصیل احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ "العصر" کے شمارہ نمبر ۱ جلد ۱۵۔ ۱۹۷۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا محمد افضل جاوید بعارضہ بخار شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ نیز خاکسار بھی بوجہ انفیکشن تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
(محمد ارشد کاتب۔ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

۲۔ میری نانی صاحبہ اہلیہ محترمہ مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) اِن دنوں کراچی میں علیل ہیں اور کافی کمزور ہو گئی ہیں انکی کامل صحتیابی کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالباسط خان ابن عبدالمنان خان مغنی۔ ربوہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی محترم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش بیمار ہیں اور امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔
(صادقہ بیگم اہلیہ الحاج مولوی محمد شریف صاحب۔ ربوہ)

نائیجیریا کے شہر اباداَن میں مسجد احمدیہ صرف چھ ہفتے میں مکمل ہو گئی

تقریبِ افتتاح کے موقع پر دس افراد کا قبولِ حق

نائیجیریا کی ریاست اویو کے شہر اباداَن میں انفانی زون کیلئے ایک خوبصورت مسجد کا افتتاح یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو عمل میں آیا۔ اس کا سنگِ بنیاد الحاجی آر۔ اے۔ بساری چیئرمین اباداَن سرکٹ نے رکھا تھا۔ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ یہ مسجد صرف ۶ ہفتے کے ریکارڈ عرصہ میں تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد کے افتتاح کی تقریب کی صدارت الحاجی جے۔ او۔ ادینیا نے کی جو کہ انصار الدین سوسائٹی کے ایک سرگرم رکن ہیں۔ انہوں نے فیتہ کاٹ کر اس امر کا اظہار کیا کہ آج سے یہ مسجد خدائے واحد کے ہر عبادت گزار کے لئے کھلی ہے۔ اس موقع پر اپنی تقریر میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ جماعت سے تعاون کریں۔

اس تقریب کی نمایاں باتوں میں دس افراد کا بیعت کرنا تھا جو کہ حال ہی میں قبولِ حق کی سعادت حاصل کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس موقع پر مہمانوں اور اراکینِ جماعت نے مسجد کے لئے فراخدلی سے عطیات دیئے۔

(انگریزی ہفت روزہ "ٹروتھ" نائیجیریا ۸ر جون ۱۹۷۹ء)

نائیجیریا کے ایک چیف کو قرآن کریم کا تحفہ

نائیجیریا کی ریاست اویو کے شہر الیشا کے چیف کو گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے ارکان کی طرف سے قرآن کریم کا یوروبا زبان میں ترجمہ شدہ نسخہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ تحفہ اس شہر میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد مبشر السلام اور امیر جماعت مکرم ایم اے شاہد نے پیش کیا۔ معزز چیف صاحب نے اس تحفے کو اپنے لئے باعث برکت و سعادت قرار دیا اور اس امر پر دلی مسرت کا اظہار کیا کہ ان کے شہر میں احمدیہ مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔ انہوں نے دعا کی خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ پر اپنی مزید برکات نازل کرے۔ آمین

(بحوالہ انگریزی ہفت روزہ "ٹروتھ" نائیجیریا ۸ر جون ۱۹۷۹ء)

(دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

خوشخبری
شہباز اسٹیٹس
کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین
کی خرید و فروخت کا
قابلِ اعتماد ادارہ
شہباز اسٹیٹس
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
پروپرائٹر محمد عظیم احمد مبارک احمد

برائے فروخت
305 آٹومیٹک سنگر نٹنگ مشین
شالیمار جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

اولادِ نرینہ سے
محروم گھر ہم سے رابطہ پیدا کریں
فضلِ عمر دواخانہ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴